خالد اسحاق

دسمبر ۲۰۰۹

ماہنامہ
راہنمائے عملیات
لاہور

Scanned with CamScanner

جناب عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ

ان مضامین کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو اصحاب رسول ﷺ کا تعارف کروایا جائے اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے ہمارے ہاں چند اصحابؓ کے بارے لوگوں کو علم ہے۔ باقی اصحابؓ رسول کی خدمات سے عام لوگ لاعلمی کا شکار ہیں۔

ننھے عمیر نے ابھی ہوش بھی نہیں سنبھالا تھا کہ والد سعد کا انتقال ہوگیا۔ باپ نے مرتے وقت نہ مال و دولت چھوڑی نہ کوئی سرپرست، جس وجہ سے عمیر بے یار و مددگار اور بے سہارا ہوگیا۔ لیکن کچھ دنوں بعد ان کی والدہ نے قبیلہ بنی اوس کے ایک مالدار شخص جلاس بن سوید سے نکاح کر لیا، جس نے عمیر کو اپنی سرپرستی میں لے کر اس کی کفالت کی ذمہ داری سنبھال لی۔ عمیر کو نشوونما پاتے اور پروان چڑھتے دیکھ کر جلاس پھولے نہ سماتا کیوں کہ عمر میں اضافہ کے ساتھ عمیر کے تمام اعمال و افعال اور حرکات و سکنات میں ذہانت و فطانت اور صداقت و دیانت کے آثار واضح محسوس ہو رہے تھے۔ ہر طرح کی شادمانی میں زندگی گزر رہی تھی ساتھ ہی دس سال کی عمر میں ہی اسلام کا بیج اس کے زرخیز وجود کو موافق اور سازگار پا کر خوب برگ و بار لایا۔ لیکن اچانک ایک کڑی آزمائش آپڑی۔

۹ھ میں رسول اللہ ﷺ نے رومیوں سے جنگ کے لیے تبوک جانے کا اعلان فرمایا اور مسلمانوں کو تیاری کا حکم دیا۔ گرمیوں کا موسم شروع تھا، باغوں میں پھل پک کر تیار تھے، سائے گھنے اور خوشگوار ہو گئے تھے، لہٰذا کسی جنگی مہم پر جانا اور ایسا طویل اور دشوار سفر کرنا آسان نہ تھا۔ لیکن شیدائیان اسلام بھرپور تیاری میں تھے۔ البتہ منافقین کی ایک ٹولی اس مہم کو ناکام بنانے پر تلی ہوئی تھی۔

لشکر کی روانگی سے چند روز قبل عمیر بن سعدؓ نماز پڑھ کر مسجد سے واپس آیا۔ مسلمانوں کے ایثار و قربانی اور جذبہ انفاق فی سبیل اللہ کے مناظر دیکھ کر تو پیمانہ دل جوش و مسرت سے لبریز ہوگیا۔ عورتیں اپنے زیورات پیش کر رہی تھیں، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنے کندھے پر دو سو اوقیہ سونا لادے چلے آ رہے تھے۔ ایک شخص اپنا بستر فروخت کر رہا تھا تاکہ تلوار خرید سکے، جناب عثمان بن عفانؓ ایک ہزار دینار کی تھیلی لائے۔

دوسری طرف جلاس اس سب سے یکسر غافل تھا۔ عمیرؓ نے اُن کو تمام روداد سنائی، جو لوگ جنگ میں ساز و سامان میسر نہ ہونے کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو پا رہے تھے اُن کی محرومی پر آنسو، اور واپس جانے کا واقعہ سنایا۔ لیکن اچانک جلاس کے منہ سے نکلے یہ الفاظ کہ "اگر واقعی یہ سب کچھ برحق ہے جو یہ شخص (نبی کریم ﷺ پیش کر رہا ہے تو ہم لوگ گدھوں سے بھی بدتر ہیں" جن کو سن کر عمیر حیرت و استعجاب میں ڈوب گیا۔ نوعمر اور کم سن عمیر اس صورت حال سے سخت سراسیمہ و پریشان تھا۔ وہ اس فکر میں سرگزشتہ و حیرات تھا کہ اس وقت وہ اپنی ذمہ داری کس طرح ادا کرے؟ اس نے سوچا کہ جلاس کی طرف سے خاموشی اختیار کر کے اس کی پردہ پوشی کرنا اللہ اور رسول ﷺ سے خیانت اور اسلام کو نقصان پہنچانے کے ہم معنی ہے اور جو کچھ سنا اسے ظاہر کر دینے میں ایک ایسے شخص کی احسان فراموشی ہے جس نے اسے باپ کا پیار دیا اور یتیمی و تنگ دستی کی حالت میں پناہ دی۔ نوجوان عمیر اس دوراہے پر تھوڑی دیر کے لیے حیران و ششدر کھڑا رہا۔ مگر جلد ہی وہ ایک قطعی اور آخری فیصلے پر پہنچ گیا۔ وہ جلاس کی طرف توجہ مبذول کرتے ہوئے بولا "اللہ کی قسم اے جلاس! محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد روئے زمین پر کوئی دوسرا شخص مجھے آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔ مگر آپ نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر میں اس کا ذکر کروں تو آپ ذلیل و رسوا ہو جائیں گے، اور اگر خاموشی اختیار کر لوں تو جرم خیانت کا مجرم ٹھہروں اور اپنے دین و ایمان کو اپنے ہاتھ سے تباہ و برباد کر لوں۔ میں اس بات کا عزم کر چکا ہوں کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر آپ کی کہی ہوئی اس بات سے نبی کریم ﷺ کو آگاہ کر دوں گا۔ آپ اپنے لیے بچاؤ کا جو طریقہ چاہیں سوچ لیں"۔

عمیر بن سعدؓ نے مسجد جا کر سب کچھ رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس ہی روک لیا اور ایک صحابی کو بھیجا کہ وہ جلاس کو بلا لائیں۔ جلاس تھوڑی دیر میں حاضر ہوگیا اور سلام کر کے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا "جلاس! یہ کیسی بات ہے جو عمیر نے تم سے سنی ہے"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بات اسے بتائی۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ اس نے سراسر کذب بیانی اور افترا پردازی سے کام لیا ہے۔ میں نے یہ بات نہیں کہی"۔ جلاس نے ڈھٹائی کے ساتھ جواب دیا۔

یہ سن کر صحابہ کرام کی نظریں باری باری جلاس اور عمیرؓ کے چہروں کا جائزہ لینے لگیں تاکہ وہ ان کے چہروں سے ان کے دلوں میں پوشیدہ باتوں کا اندازہ لگا سکیں۔ اور وہ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرنے لگے۔ ایک شخص جس کا دل نفاق کا مریض تھا بولا "یہ لڑکا بڑا نافرمان اور احسان فراموش ہے۔ اپنے محسن کے ساتھ

بدی کرنے پر تلا ہوا ہے"۔ دوسرے نے کہا "نہیں یہ ہونہار اور سعادت مند بچہ ہے، اطاعت الٰہی کے زیر سایہ اس کی نشوونما ہوئی ہے۔ اس کے چہرے کے آثار اس کی صداقت کی گواہی دے رہے ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے عمیرؓ کی طرف رخ کیا تو دیکھا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور آنکھوں سے آنسو کی دھاریں بہہ کر اس کے رخساروں اور سینے کو تر کر رہی ہیں اور وہ کہہ رہا ہے "اے اللہ اپنے نبی ﷺ پر میرے بیان کی تصدیق نازل فرما دے، اے اللہ....."۔ جلاس نے اپنے دفاع میں بولتے ہوئے کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ سے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل درست اور حق ہے۔ آپ چاہیں تو ہم دونوں سے حلف لے لیں اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ بات نہیں کہی جو عمیر نے آپ سے بیان کی ہے"۔ جیسے ہی وہ قسم سے فارغ ہوا اور لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف سے ہٹ کر عمیر کی طرف منتقل ہوئیں، رسول اللہ ﷺ پر نزول وحی کی آثار طاری ہو گئے۔ صحابہ کرام سمجھ گئے کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ سب اپنی اپنی جگہوں پر ساکت اور پرسکون ہو کر بیٹھ گئے اور ان کی نگاہیں نبی ﷺ پر جم گئیں۔ اس وقت جلاس کے چہرے پر خوف کے سائے پھیلتے جا رہے تھے اور عمیرؓ کے اوپر اطمینان اور انتظار کی ملی جلی کیفیت طاری تھی۔ تھوڑی دیر میں آپ ﷺ پر سے وحی کے آثار زائل ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمان الٰہی کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) "یہ لوگ اللہ کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے وہ بات نہیں کی حالانکہ انہوں نے ضرور وہ کافرانہ بات کہی ہے۔ وہ اسلام لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہوئے اور انہوں نے وہ کچھ کرنے کا ارادہ کیا جسے کر نہ سکے۔ ان کا یہ سارا غصہ اسی بات پر ہے تا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا ہے۔ اب اگر یہ اپنی روش سے باز آ جائیں تو انہیں کے لیے بہتر ہے، اور اگر یہ باز نہ آئے تو اللہ ان کو دردناک عذاب دے گا۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اور آخرت میں کوئی نہیں جو ان کا حمایتی اور مددگار ہو"۔ (التوبہ ۹:۷۴)

اس کو سنتے ہی جلاس خوف سے کانپنے لگا اور اس کی زبان اس کے تالو سے چپک گئی۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور بڑی مشکل سے بولا "عمیر نے سچ کہا تھا اور میں جھوٹا تھا۔ یا رسول اللہ میری جان آپ پر فدا ہو۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ میری توبہ قبول فرمائے"۔

آپ ﷺ نے عمیر بن سعدؓ کی طرف توجہ فرمائی تو دیکھا کہ مسرت کے آنسو اس کے ایمان سے منور چہرے کو تر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے دست مبارک بڑھا کر نرمی سے اس کا کان پکڑا اور فرمایا "بچے! تیرے کانوں نے جو کچھ سنا صحیح سنا۔ تیرے رب نے تیری بات کی تصدیق کر دی"۔

اس کے بعد جلاس مکمل طور پر دائرۂ اسلام میں واپس آ گئے اور زندگی بھر اس پر ثابت قدم رہے۔ اور عمیر بن سعدؓ کے ساتھ سابقہ برتاؤ میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ پہلے سے زیادہ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے رہے۔

حمص کے باشندے اپنے گورنروں کو پریشان اور ان کے خلاف شکایت کرنے میں مشہور تھے۔ آخر کار حضرت عمرؓ کی نگاہ انتخاب جناب عمیر بن سعدؓ پر جا کر ٹک گئی۔ ان کی نظر میں اس کے لیے ان سے زیادہ مناسب کوئی دوسرا شخص نہیں تھا۔

اس کے باوجود کہ انہوں نے شام کے علاقہ الجزیرہ میں غازیان اسلام کے ایک لشکر کی قیادت کرتے ہوئے بہت سے شہروں اور قلعوں پر فتح کے پرچم لہرا دیے تھے اور متعدد قبائل کو مطیع فرمان کر لیا تھا، امیر المومنینؓ نے شام کے محاذ سے واپس بلا کر حمص کی گورنر کا عہدہ ان کے سپرد کیا اور وہاں جانے کا حکم دیا۔ جناب عمیر بن سعدؓ کے نزدیک جہاد فی سبیل اللہ کے بالمقابل کوئی چیز قابل ترجیح نہ تھی مگر انہوں نے امیر المومنینؓ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔ جب وہ حمص پہنچے تو سب سے پہلے لوگوں کو مسجد میں نماز کے لیے جمع کیا۔ نماز ختم ہوئی تو تقریر کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا اور رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام کے بعد فرمایا "لوگو! اسلام ایک محفوظ قلعہ اور مضبوط دروازہ ہے۔ اسلام کا قلعہ عدل وانصاف اور اس کا دروازہ حق و صداقت ہے۔ اگر قلعہ ٹوٹ جائے اور دروازہ اکھڑ جائے گا تو اس دین کی حرمت پامال ہو جائے گی۔ اقتدار جب تک مستحکم و مضبوط رہے گا اسلام محفوظ رہے گا، اور اقتدار کی مضبوطی کوڑے سے پیٹنے اور تلوار سے قتل کرنے میں نہیں، بلکہ اس کی مضبوطی اور استحکام کا راز حق کو اختیار کرنے اور عدل وانصاف کے مطابق فیصلہ کرنے میں مضمر ہے"۔

اس کے بعد وہ اس منصوبے پر عمل کرنے میں منہمک ہو گئے جس کا اعلان انہوں نے اپنی اس مختصر تقریر میں کیا تھا۔ جناب عمیر بن سعدؓ نے حمص میں مکمل ایک سال گزارا مگر اس مدت میں نہ تو انہوں نے دربار خلافت کو کوئی خط لکھا نہ مسلمانوں کے بیت المال کے لیے خراج وغیرہ کی کوئی رقم ہی بھیجی تو خلیفہؓ کے دل میں ان کے خلاف شکوک وشبہات نے سر اٹھانا شروع کیا۔ انہوں نے عمیرؓ کو لکھا کہ "امیر المومنین کا خط پاتے ہی حمص کو چھوڑ دو، دربار خلافت کے لیے روانہ ہو جاؤ اور اپنے ساتھ خراج کی وہ پوری رقم لے کر آؤ جو تم نے اب تک جمع کی ہے"۔

خط پڑھ کر انہوں نے زاد راہ کی تھیلی اٹھائی، کندھے پر پیالہ اور پانی کا برتن رکھا، ہاتھ میں نیزہ تھاما اور حمص کو اپنے پیچھے چھوڑ کر پیدل ہی مدینہ پہنچے تو بھوک اور فاقہ کی وجہ سے ان کا رنگ بدل گیا تھا، جسم نحیف و لاغر ہو گیا، سر اور داڑھی کے بال بڑھ گئے تھے اور صعوبت سفر کے آثار ان کے اوپر پورے طور سے نمایاں تھے۔

جناب عمرؓ نے انہیں اس حال میں دیکھا تو حیرت زدہ رہ گئے اور ان سے پوچھا "عمیر! یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے"؟ "امیر المومنین! مجھے کچھ نہیں ہوا، اللہ کا شکر

ہے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں اپنے ساتھ اپنی پوری دنیا اٹھالایا ہوں'' عمیرؓ نے جواب دیا۔

''تمہارے ساتھ کیا ہے؟ (انہوں نے سمجھا کہ بیت المال کے لیے خراج کی رقم لائے ہیں)۔

''میرے ساتھ میری تھیلی ہے جس میں زاد راہ رکھتا ہوں، میرا پیالہ ہے جس میں کھاتا ہوں، جس سے اپنا سر اور اپنے کپڑے دھوتا ہوں۔ میرے ساتھ میرا مشکیزہ ہے جس میں وضو اور پینے کا پانی رکھتا ہوں''۔ ایک لمحہ توقف کے بعد پھر بولے'' امیر المومنین! میرے اس سامان کے علاوہ باقی دنیا میرے لیے بے ضرورت، مجھے اس کی کوئی احتیاج نہیں''۔

کیا تم پیدل ہی آئے ہو؟

''ہاں اے امیر المومنین''۔

''بیت المال سے سواری کے لیے تمہیں کوئی گھوڑا نہیں ملا؟'' ''نہ انہوں نے دیا، نہ میں نے ان سے اس کا مطالبہ کیا''۔ ''تم بیت المال کے لیے جو رقم لائے ہو، وہ کہاں ہے؟''۔ ''میں بیت المال کے لیے کچھ نہیں لایا''۔ ''وہ کیوں؟''۔ ''حمص پہنچا تو میں نے وہاں کے صلحاء کو جمع کر کے خراج کی وصولی اور اس کی فراہمی کی ذمہ داری ان کو سونپ دی تھی۔ وہ جو کچھ بھی وصول کر کے لاتے ہیں ان کے مشورے سے وہ پوری رقم مستحقین میں تقسیم کر دیا کرتا تھا'' جب عمیر بن سعدؓ نے وجہ بتاتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر جناب عمرؓ نے اپنے کاتب سے فرمایا:

''عمیرؓ کے لیے حمص کی گورنری کا پروانہ تجدید کر دو''۔ ''نہیں امیر المومنین! میں اب یہ ذمہ داری نہیں اٹھانا چاہتا، نہ آپ کے لیے نہ آپ کے بعد کسی دوسرے کے لیے''۔ جناب عمیرؓ نے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر وہ جناب عمرؓ سے اجازت لے کر مضافات مدینہ کی ایک بستی میں چلے گئے جہاں ان کے اہل و عیال مقیم تھے۔ جلد ہی حضرت عمر فاروقؓ نے ان کی آزمائش کے لیے اپنے ایک قابل اعتماد شخص حارث کو بہ حیثیت مہمان ان کے ہاں بھیجا۔ جو کہ حضرت عمیر بن سعدؓ کے یہاں بحیثیت مہمان تین رات مقیم رہے۔ وہ ہر رات جو ایک ایک روٹی ان کو پیش کرتے۔ تیسرے دن ان کے قبیلے کے ایک شخص نے حارثؓ سے کہا کہ تم نے عمیرؓ اور ان کے گھر والوں کو سخت پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان کے پاس ایک ہی روٹی ہوتی ہے۔ یہ اپنی بھوک اور فاقہ کے ہاتھوں پریشان ہونے کے باوجود تم کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگر مناسب سمجھو تو تم میرے یہاں منتقل ہو جاؤ''۔

اس کے بعد حارثؓ نے دیناروں کی تھیلی نکالی اور لے جا کر عمیرؓ کے سامنے رکھ دی، عمیرؓ نے تھیلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا ''یہ کیا ہے؟''

''اسے امیر المومنین نے آپ کے لیے بھیجا ہے''۔ ''اس کو واپس لے جاؤ اور ان کی خدمت میں میرا اسلام پیش کرنے کے بعد کہنا کہ عمیرؓ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں''۔

یہ سن کر اہلیہ بول پڑیں۔ وہ اپنے شوہر اور مہمان کی گفتگو دروازہ کی اوٹ سے سن رہی تھیں۔ ''عمیرؓ! اسے لے لیجیے، آپ کو ضرورت ہو تو خرچ کیجیے ورنہ مستحقین میں تقسیم کر دیجیے۔ یہاں ضرورت مندوں اور محتاجوں کی کمی نہیں۔

حارثؓ دیناروں کی تھیلی عمیرؓ کے سامنے چھوڑ کر واپسی کے لیے مڑ گئے۔ عمیرؓ نے دیناروں کو لیا اور انہیں بہت سی چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں رکھ کر راتوں رات ضرورت مندوں خصوصاً شہداء کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ ادھر حارثؓ مدینہ پہنچے تو جناب عمرؓ نے ان سے پوچھا۔

حارثؓ! تم نے کیا دیکھا؟'' ''امیر المومنین! عمیرؓ اور ان کے اہل و عیال بڑے سخت حالات سے دوچار ہیں''۔ ''تم نے دینار ان کو دے دیئے تھے؟'' ''ہاں اے امیر المومنین!'' ''انہوں نے کیا کیا؟''

''مجھے نہیں معلوم، لیکن میرا خیال ہے کہ وہ اس میں سے ایک دینار بھی اپنی ذات پر خرچ نہیں کریں گے''۔ تب جناب عمرؓ نے جناب عمیر بن سعدؓ کو لکھا ''میرا یہ خط تم کو ملے تو اسے اپنے ہاتھ سے رکھنے سے پہلے مدینے کے لیے روانہ ہو جاؤ''۔ جناب عمیرؓ مدینہ کا رخ کیا اور دربار خلافت میں حاضر ہوئے، جناب عمرؓ نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور اپنے قریب بٹھاتے ہوئے بولے ''عمیر! تم نے ان دیناروں کا کیا کیا؟'' ''امیر المومنین! جب وہ دینار آپ مجھے دے چکے ہیں تو اب آپ کو ان سے کیا غرض ہے؟'' ''میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے ان کو کہاں خرچ کیا؟''۔ ''میں نے انہیں جمع کر دیا ہے تاکہ وہ اس روز میرے کام آئیں جس روز مال اور اولاد کوئی چیز کام نہ آئے گی''۔

یہ سن کر جناب عمرؓ کی آنکھیں چھلک پڑیں اور انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا ''عمیر! میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جو تنگدستی کے باوجود اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں''۔

پھر آپؓ نے انہیں ایک وسق غلہ اور دو کپڑے دینے کا حکم دیا۔ جناب عمیرؓ نے کہا ''امیر المومنین! مجھے غلہ کی ضرورت نہیں۔ میں دو صاع جو گھر پر چھوڑ آیا ہوں۔ جب تک ہم اسے کھائیں گے، اللہ تعالیٰ ہمارے لیے رزق کا بندوبست کر دے گا۔ البتہ کپڑے میں بیوی کے لیے رکھ لیتا ہوں، اس کے کپڑے بالکل بوسیدہ ہو چکے ہیں''

اس ملاقات کے جلد بعد ہی آپ کی اپنے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا وقت آ پہنچا۔ حضرت عمرؓ آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''کاش! میرے پاس عمیر بن سعدؓ جیسے کچھ اور لوگ ہوتے جن سے میں مسلمانوں کے مسائل میں مدد لیتا''۔

اللہ تعالیٰ جناب عمیر بن سعدؓ سے راضی ہو۔ وہ اپنے دور کے یگانہ و بے مثال فرد تھے۔ (آمین)

تحریر و تحقیق: خالد اسحاق راٹھور

حروف نورانی

قسط دوم

تفسیر و تاثیر حروف بمعہ پُر اثر و مجرب روحانی و عملیاتی بیان

پچھلے ماہ کے راہنمائے عملیات میں لوح ''حروف مقطعات و نورانی'' دی گئی تھی جس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا۔ سو مضمون کو آگے بڑھانے سے قبل اس لوح کو مکمل کر لیتے ہیں۔

نقوش

لوح حروف نورانی پشت پر کل اعداد کے مطابق چاروں چالوں سے نقوش تحریر کرنے تھے۔ سو ذیل میں اِن کو دیا جا رہا ہے۔ خیال رہے کل حروف نورانی کے اعداد بالا تخلیص 460083 بنتے ہیں۔ تکرار حروف کے سمیت یہ اعداد لیے گئے ہیں۔ کیونکہ میرے نزدیک اِن کی

> حروف نورانی پر ایک تحقیقی اور پُر مغز مضامین کا سلسلہ جو حروفِ نورانی کے حوالے سے اُن رازوں کے انکشاف لیے ہوئے ہیں جو بس سینے کے راز ہیں۔ حروف نورانی کا استعمال اور اِن سے قسم قسم کے اعمال موثرہ تیار کرنے کے طریق کار۔

تکرار جب ہمیں سورتوں میں ملتی ہے تو اِن کو تکرار سمیت استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ سورتوں سے اِن کی مطابقت قائم ہو جاتی ہے۔

ذیل میں چاروں چالوں کے عدد نقوش تحریر کیے جا رہے ہیں جو کہ لوح یا نقش کے پشت پر آئیں گے۔

آتشی چال

٨	١١	١٤	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

آتشی نقش

١١٥٠٢٠	١١٥٠٢٣	١١٥٠٢٧	١١٥٠١٣
١١٥٠٢٦	١١٥٠١٤	١١٥٠١٩	١١٥٠٢٤
١١٥٠١٥	١١٥٠٢٩	١١٥٠٢١	١١٥٠١٨
١١٥٠٢٢	١١٥٠١٧	١١٥٠١٦	١١٥٠٢٨

بادی چال

١١	٨	١	١٤
٢	١٣	١٢	٧
١٦	٣	٦	٩
٥	١٠	١٥	٤

بادی نقش

١١٥٠٢٣	١١٥٠٢٠	١١٥٠١٣	١١٥٠٢٧
١١٥٠١٤	١١٥٠٢٦	١١٥٠٢٤	١١٥٠١٩
١١٥٠٢٩	١١٥٠١٥	١١٥٠١٨	١١٥٠٢١
١١٥٠١٧	١١٥٠٢٢	١١٥٠٢٨	١١٥٠١٦

آبی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

آبی نقش

۱۱۵۰۲۷	۱۱۵۰۱۳	۱۱۵۰۲۰	۱۱۵۰۲۳
۱۱۵۰۱۹	۱۱۵۰۲۴	۱۱۵۰۲۶	۱۱۵۰۱۴
۱۱۵۰۲۱	۱۱۵۰۱۸	۱۱۵۰۱۵	۱۱۵۰۲۹
۱۱۵۰۱۶	۱۱۵۰۲۸	۱۱۵۰۲۲	۱۱۵۰۱۷

خاکی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

خاکی نقش

۱۱۵۰۱۳	۱۱۵۰۲۷	۱۱۵۰۲۳	۱۱۵۰۲۰
۱۱۵۰۲۴	۱۱۵۰۱۹	۱۱۵۰۱۴	۱۱۵۰۲۶
۱۱۵۰۱۸	۱۱۵۰۲۱	۱۱۵۰۲۹	۱۱۵۰۱۵
۱۱۵۰۲۸	۱۱۵۰۱۶	۱۱۵۰۱۷	۱۱۵۰۲۲

طریق تیار

لوح حروف مقطعات نورانی کے بارے میں پچھلے مضمون میں تحریر کر چکا ہوں کہ اس کو کسی بھی سعد وقت پر تحریر کر لیں۔ شرف قمر کا وقت ہر ماہ آتا ہے۔ اس کے علاوہ سعد کواکب کی نظرات میں اس کو تیار کیا جا سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ وہ نظرات آپ کے اس پرچے میں شائع ہونے والے مضمون ''کون سی نظرات موثر ہیں، کون سی نہیں'' کے مطابق سعد نظر میں داخل ہو۔ کمزور نظر میں عمل خاص موثر نہیں ہوتا۔ دیگر کواکب کی شرفی یا اوجی حالت اور انتہائی ضرورت کے تحت کسی سعد کوکب کی سعد ساعت میں عمل کی تیاری کی جانی چاہیے۔ جو نجوم و عملیات کی سمجھ رکھتے ہیں خود حساب کر لیں۔ ورنہ ''راہنمائے عملیات'' میں ہر ماہ شائع ہونے والا درج بالا مضامین سے سعد وقت کے لیے استفادہ کر لیں۔ اور اگر ادارے سے طلب کرنا چاہیں تو مضمون کے آخر میں تحریر کردہ رعایتی یا مکمل ہدیہ ارسال کر کے طلب کر سکتے ہیں۔

بخور

الواح کی تیاری میں کچھ عرصہ قبل تک تو مختلف بخوروں کے استعمال کا مشورہ دیتے ہوئے اخراجات کا زیادہ حساب نہیں کرنا پڑتا تھا، لیکن اب تو اصل زعفران بھی اتنا مہنگا ہے کہ تحریر کرتے ہوئے سوچتا ہوں کہ عام آدمی کہاں سے اصل زعفران حاصل کرے گا اور اگر اصل مل گیا تو پھر اس کو خرید پائے گا یا نہ۔ بہرحال ذیل میں چند بخورات تحریر کر رہا ہوں۔ اپنی اپنی جیب کے مطابق خرید کر لیں۔ شرط اس حوالے سے کوئی نہیں۔ بس جتنی گنجائش ہے اس کے مطابق بخور استعمال کریں۔ اللہ بہتری فرمانے والا ہے۔ بخور یہ ہیں:-

--برادہ صندل
--خشک پھول گلاب
--اگر
--خشک پھول موتیا
--زعفران اصل
--سونف

کاغذ پر نقش تحریر کریں تو پھر زعفران کی سیاہی بنا لیں۔ لکڑی یا دھات پر کندہ کرنا مشکل اور مہنگا پڑتا ہے اور ہر فرد کے لیے یہ عمل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کام کے کرنے کے لیے خاص مہارت اور سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوالات وجوابات

ایک بات کا خاص خیال رکھیں کہ عملیات کے چھوٹے بڑے اور اہم مسائل کے حل اور راہنمائی کے لیے کتاب ''اُصول وقواعد عملیات'' انتہائی جامع کتاب ہے۔ سو چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے رابطہ کرنے کی بجائے بہتر ہے کچھ روپے خرچ کر کے یہ کتاب منگوا لیں اور اس سے اِن معاملات پر راہنمائی لیں۔

خاص الواح حروف نورانی

لوح حروف مقطعات ونورانی کے بعد ذیل میں 28 الواح تحریر کی جا رہی ہیں۔ یہ الواح مختلف حروف نورانی کی بنیاد پر الگ الگ استخراج کی گئی ہیں۔ اِن کو تیار کرنے کے لیے دو طریقہ اختیار کیے گئے ہیں۔

پہلا طریقہ: شمسی حروف کی بنیاد پر لوح کا استخراج
دوسرا طریقہ: قمری حروف کی بنیاد پر لوح کا استخراج

دائرہ قمری کا استعمال تو ہمارے ہاں عموماً عاملین کرتے ہیں کیونکہ اِس کو دائرہ شمسی کی نسبت زیادہ محفوظ اور رجعت وغیرہ سے تحفظ دینے کے حوالے سے بہتر خیال کیا جاتا ہے۔

اور اس کی نسبت دائرہ شمسی کو زیادہ موثر ہونے کے باوجود اس

> ایک بات کا خاص خیال رکھیں کہ عملیات کے چھوٹے بڑے اور اہم مسائل کے حل اور راہنمائی کے لیے کتاب ''اُصول وقواعد عملیات'' یہ راہنمائی نہیں۔ یہ ایک انتہائی جامع کتاب ہے، سو چھوٹی چھوٹے باتوں کے لیے رابطہ کرنے کی بجائے بہتر ہے کچھ روپے خرچ کر کے یہ کتاب منگوالیں اور اس سے بہت مدد ملے گی۔

لیے استعمال نہیں کیا جاتا ہے کہ یہ جہاں مقصد کے حوالے سے برق رفتار ہے وہاں عامل یا لوح یا نقش وغیرہ بنانے والے کے حوالے سے خطرناک خیال کیا جاتا ہے۔ تاہم بطور عامل یہ باتیں ہونے کے باوجود دائرہ شمسی کے استعمال سے باز نہیں رہ سکتا۔ اس حوالے سے اسماء الٰہی کے حوالے سے شمسی اعداد کے حوالے سے بھی مفصل مواد تحریر کر چکا ہوں۔ سو اس کے تسلسل میں حروف نورانی کے یہ روحانی اعمال شمسی و قمری ہر دو حوالوں سے دیئے جا رہے ہیں۔ ذیل کی سطور میں پہلے حروف نورانی کے شمسی اعداد اور پھر اِن کے نقوش دیئے گئے ہیں اور اس کے بعد حروف نورانی کے قمری اعداد اور پھر اِن کے نقوش دیئے گئے ہیں۔

جدول حروف شمسی بمعہ قمری اعداد

حروف	قیمت
الم	1101
المص	1151
الرا	512
المر	1111
کھیعص	2440
طه	970
طسم	700
طس	100
یٰس	1030
ص	50
حم	606
حم عسق	1026
ق	300
ن	700

نقوش الواح حروف مقطعات بلحاظ حروف شمسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ال م			ا
ل	۳۶۴	۳۶۹	۳۶۸	ل
م	۳۷۱	۳۶۷	۳۶۳	ا
ل	۳۶۶	۳۶۵	۳۷۰	ل
م	ال م			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ال م ص			ا
ل	۳۸۰	۳۸۶	۳۸۵	ل
م	۳۸۸	۳۸۴	۳۷۹	ا
ل	۳۸۳	۳۸۱	۳۸۷	ل
م	ال م ص			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ال را			ا
ل	۱۶۷	۱۷۳	۱۷۲	ل
م	۱۷۵	۱۷۱	۱۶۶	ا
ل	۱۷۰	۱۶۸	۱۷۴	ل
م	ال را			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ال م ر			ا
ل	۳۶۷	۳۷۳	۳۷۱	ل
م	۳۷۵	۳۷۰	۳۶۶	ا
ل	۳۶۹	۳۶۸	۳۷۴	ل
م	ال م ر			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم		
یا اللہ	ک ہ ی ع ص	ا

ل	۸۱۰	۸۱۶	۸۱۴	ل
م	۸۱۸	۸۱۳	۸۰۹	ا
ل	۸۱۲	۸۱۱	۸۱۷	ل
م	ک ہ ی ع ص			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	طہ			ا
ل	۳۲۰	۳۲۶	۳۲۴	ل
م	۳۲۸	۳۲۳	۳۱۹	ا
ل	۳۲۲	۳۲۱	۳۲۷	ل
م	طہ			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ط س م			ا
ل	۲۳۰	۲۳۶	۲۳۴	ل
م	۲۳۸	۲۳۳	۲۲۹	ا
ل	۲۳۲	۲۳۱	۲۳۷	ل
م	ط س م			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ط ص			ا
ل	۳۰	۳۶	۳۴	ل
م	۳۸	۳۳	۲۹	ا
ل	۳۲	۳۱	۳۷	ل
م	ط ص			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ق			ا
ل	۹۷	۱۰۲	۱۰۱	ل
م	۱۰۴	۱۰۰	۹۶	ا
ل	۹۹	۹۸	۱۰۳	ل
م	ق			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ن			ا
ل	۲۳۰	۲۳۶	۲۳۴	ل
م	۲۳۸	۲۳۳	۲۲۹	ا
ل	۲۳۲	۲۳۱	۲۳۷	ل
م	ن			یا اللہ

جدول حروف قمری بمعہ قمری اعداد

حروف	قیمت
الم	71
المص	161
الرا	232
المر	271
کھیعص	195
طہ	14
طسم	109
ص	69
یس	70
ص	90
حم	48
حم عسق	278
ق	100
ن	50

نقوش الواح حروف مقطعات بلحاظ حروف قمری

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ی س			ا
ل	۳۴۰	۳۴۶	۳۴۴	ل
م	۳۴۸	۳۴۳	۳۳۹	ا
ل	۳۴۲	۳۴۱	۳۴۷	ل
م	ی س			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ص			ا
ل	۱۳	۱۹	۱۸	ل
م	۲۱	۱۷	۱۲	ا
ل	۱۶	۱۴	۲۰	ل
م	ص			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	حم			یا اللہ
ل	۲۰۳	۲۰۴	۱۹۹	ل
ا	۱۹۸	۲۰۲	۲۰۶	م
ل	۳۰۵	۲۰۰	۲۰۱	ل
یا اللہ	حم			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	حم عس ق			یا اللہ
ل	۳۳۳	۳۴۴	۳۳۹	ل
ا	۳۳۸	۳۴۲	۳۴۶	م
ل	۳۴۵	۳۴۰	۳۴۱	ل
یا اللہ	حم عس ق			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	ال م			یا اللہ
ل	۲۵	۲۶	۲۰	ل
ا	۱۹	۲۴	۲۸	م
ل	۲۷	۲۱	۲۳	ل
یا اللہ	ال م			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	ال م ص			یا اللہ
ل	۵۵	۵۶	۵۰	ل
ا	۴۹	۵۴	۵۸	م
ل	۵۷	۵۱	۵۳	ل
یا اللہ	ال م ص			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	ال را			یا اللہ
ل	۷۸	۸۰	۷۴	ل
ا	۷۳	۷۷	۸۲	م
ل	۸۱	۷۵	۷۶	ل
یا اللہ	ال را			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ا	ال م ر			یا اللہ
ل	۹۱	۹۳	۸۷	ل
ا	۸۶	۹۰	۹۵	م
ل	۹۴	۸۸	۸۹	ل
یا اللہ	ال م ر			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	ک ہ ی ع ص			یا اللہ
ل	۶۶	۶۷	۶۲	ل
ا	۶۱	۶۵	۶۹	م
ل	۶۸	۶۳	۶۴	ل
یا اللہ	ک ہ ی ع ص			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	ط ہ			یا اللہ
ل	۶	۷	۱	ل
ا	۰	۵	۹	م
ل	۸	۲	۴	ل
یا اللہ	ط ہ			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	ط س م			یا اللہ
ل	۳۷	۳۹	۳۳	ل
ا	۳۲	۳۶	۴۱	م
ل	۴۰	۳۴	۳۵	ل
یا اللہ	ط س م			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	ط س			یا اللہ
ل	۲۴	۲۵	۲۰	ل
ا	۱۹	۲۳	۲۷	م
ل	۲۶	۲۱	۲۲	ل
یا اللہ	ط س			م

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
ا	س ی			یا اللہ
ل	۲۴	۲۶	۲۰	ل

م	۲۸	۲۳	۱۹	ا
ل	۲۲	۲۱	۲۷	ل
م	س ی			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ص			ا
ل	۲۷	۳۲	۳۱	ل
م	۳۴	۳۰	۲۶	ا
ل	۲۹	۲۸	۳۳	ل
م	ص			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	حم			ا
ل	۱۳	۱۸	۱۷	ل
م	۲۰	۱۶	۱۲	ا
ل	۱۵	۱۴	۱۹	ل
م	حم			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	حم عسق			ا
ل	۸۹	۹۵	۹۴	ل
م	۹۷	۹۳	۸۸	ا
ل	۹۲	۹۰	۹۶	ل
م	حم عسق			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ق			ا
ل	۳۰	۳۶	۳۴	ل
م	۳۸	۳۳	۲۹	ا
ل	۳۲	۳۱	۳۷	ل
م	ق			یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم				
یا اللہ	ص			ا
ل	۱۳	۱۹	۱۸	ل
م	۲۱	۱۷	۱۲	ا
ل	۱۶	۱۴	۲۰	ل
م	ص			یا اللہ

طریق استعمال

اب دیکھنا یہ ہے کہ مندرجہ بالا نقوش کو آپ کس طرح استعمال میں لا سکتے ہیں۔ اس حوالے سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ حروف نورانی کی تعداد محدود ہے اور افراد کے ناموں کے حوالے سے استعمال ہونے والے حروف کی تعداد زیادہ ہے۔ عربی اور فارسی کی نسبت حروف کو جذب کرنے کا مادہ اُردو میں بہت زیادہ ہے۔ ایسی صورت میں بظاہر ان حروف نورانی کا استعمال محدود ہو جاتا ہے بلکہ اِن سے فائدہ اٹھانے والے خواتین و حضرات کی تعداد بھی اس حوالے سے انتہائی کم رہ جاتی ہے۔

تاہم اس مسئلے کا ایسا حل ہے جو اِن حروف اور نقوش کے استعمال کے حوالے سے ایک وسیع کینوس فراہم کرتا ہے۔ اس حوالے سے دو طریق بہت اہم ہیں:-

پہلا طریق:

یہ ہے کہ فرد کو درپیش مسئلے کا جائزہ لیں اور دیکھیں بلحاظ حروف یہ کس حرف سے منسوب ہے۔ بس اس حرف سے متعلق نقش کو استعمال میں لے آئیں۔ تاہم اس حوالے سے آئندہ اقساط میں تفصیل فراہم کی جائے گی۔ فی الحال اس پر بحث نہیں کی جا رہی۔

دوسرا طریق:

یہ ہے کہ پہلے اپنے ذاتی ستارے کا انتخاب کریں اور دیکھیں کہ بلحاظ نام آپ کس کوکب کے تحت آتے ہیں۔ پھر آپ کو اپنے کواکب کا پتہ چل جائے تو پھر اُس کوکب سے منسوب حروف نقوش کو استعمال میں لائیں۔ اس حوالے سے درج ذیل جدول آپ کا حد درجہ معاون ثابت ہوگا اور مندرجہ بالا تمام معلومات مکمل اور درست طور پر پہنچائے گا۔ جدول یہ ہے:-

کوکب	حروف
زحل	ا-ب-ج-د
مشتری	ہ-و-ز-ح
مریخ	ط-ی-ک-ل
قمر	ذ-ض-ظ-غ
زہرہ	ف-ص-ق-ر
عطارد	ش-ت-خ-ث
شمس	م-ن-س-ع

جاری ہے......

حافظ محمد فرخ جاوید

ماہ دسمبر کے خاص اعمال

ماہ رواں میں بننے والی کواکبی نظرات کے خاص اعمال روحانی

قارئین راہنمائے عملیات، خالد روحانی جنتری اور خالد ہندی جنتری کو سلام۔

ازدواجی رشتے میں استحکام کے لیے

زہرہ تسدیس زحل

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	03-12-2009	04-12-2009	05-12-2009
وقت	20:34	16:45	12:56

ہم لوگ اپنی زندگی اس چیز پر تو توجہ دیتے ہیں کہ ہمیں زیادہ خوشیاں کس طرح مل سکتی ہیں مگر اس بات کی طرف ہمارا دھیان کم جاتا ہے کہ ان خوشیوں کا مستقل بنیادوں پر حاصل ہوتے رہنا اپنے اندر ایک علیحدہ خوشی اور طمانیت کا احساس لیے ہوئے ہوتا ہے۔

شادی شدہ زندگی میں بعض مقام ایسے آتے ہیں جب وقت کے تھپیڑوں اور اردگرد کے لوگوں کی باتوں کی وجہ سے اس رشتہ میں دراڑ پڑنے لگتی ہے کہ جو اللہ کے حکم اور سنت رسول ﷺ کی پیروی میں قائم ہوا ہوتا ہے۔ یہ نظر جوزہرہ اور زحل کے درمیان بن رہی ہے اگر اس وقت وہ تمام اصحاب و خواتین جو اپنے جائز رشتوں میں استحکام چاہتے ہوں اور بندھن کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا چاہتے ہوں تو وہ ذیل میں دیئے گئے نقوش کو استعمال میں لے کر آئیں۔ اللہ کی ذات سے بھرپور اُمید ہے کہ وہ قوتیں جو رشتوں کو توڑنے میں پیش پیش ہوں گی ان کے وار ناکام ہونا شروع ہو جائیں گے۔

آتشی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۱۶۰	۱۷۳	۱۷۰	۱۶۷
۱۷۱	۱۶۶	۱۶۱	۱۷۲
۱۶۵	۱۶۸	۱۷۵	۱۶۲
۱۷۴	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۹

خاکی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۱۶۷	۱۷۰	۱۷۳	۱۶۰
۱۷۲	۱۶۱	۱۶۶	۱۷۱
۱۶۲	۱۷۵	۱۶۸	۱۶۵
۱۶۹	۱۶۴	۱۶۳	۱۷۴

بادی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۱۷۳	۱۶۰	۱۶۷	۱۷۰
۱۶۶	۱۷۱	۱۷۲	۱۶۱
۱۶۸	۱۶۵	۱۶۲	۱۷۵
۱۶۳	۱۷۴	۱۶۹	۱۶۴

آبی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش

۷۸۶

یا اللہ — یا اللہ

۱۷۰	۱۶۷	۱۶۰	۱۷۳
۱۶۱	۱۷۲	۱۷۱	۱۶۶
۱۷۵	۱۶۲	۱۶۵	۱۶۸
۱۶۴	۱۶۹	۱۷۴	۱۶۳

اوپر دیئے گئے نقوش کو تیار کرنے کے لیے پاک صاف جگہ منتخب کریں۔ جن کواکب (یعنی زہرہ اور زحل) کے مابین بننے والی نظر کو آپ استعمال کر رہے ہیں ان میں سے ہی کسی ایک کی ساعت کا انتخاب کریں۔ عمل تیار کرنے کی جگہ پر زعفران وگلاب کا بخور جلائیں اور نقوش لکھنے کے لیے سیاہی زعفران کی بنائیں۔ جس قلم سے آپ نے نقوش لکھنے ہیں وہ قلم کسی پھلدار درخت کی شاخ کی بنی ہوئی ہو اور اس بات کی احتیاط کریں کہ یہ ساری تیاریاں آپ نے اس وقت کرنا ہیں جب قمر زائد النور ہو۔ جب آپ ان نقوش کو لکھنے بیٹھیں تو کالے رنگ کی مرغی ذبح کروا کے دیں اور بچوں میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کریں۔ جب آپ ان چاروں نقوش کو لکھ لیں تو پھر آبی کو پانی میں بہا دیں' خاکی کو کسی آباد جگہ میں باغ کی کیاری میں دفنا دیں' آتشی کو جلا دیں یا کسی تنور یا چولہے کے پاس دفنا دیں اور بادی کو کسی پھلدار درخت کی شاخ سے لٹکا دیں۔ عمل کو مزید طاقت دینے کے لیے طالب ومطلوب کے نام مع والدہ کے اعداد بھی نقش میں شامل کر دیں۔

دولت اور عزت کے حصول کے لیے

شمس تسدیس مشتری

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	14-12-2009	15-12-2009	16-12-2009
وقت	00:52	05:17	09:47

اس نظر کے اثر کے تحت آپ ان لوگوں کے لیے ایسا عمل بنا سکتے ہیں کہ جو اس بات کے خواہشمند ہوں کے اُن کو دولت اور رتبہ بھی ملے اور ساتھ ہی ساتھ اُن کے عزت مرتبہ میں بھی اضافہ ہو۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے پاس مال و دولت تو ہوتی ہے مگر معاشرے میں آپ کے پاس نمایاں مقام نہیں ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کی معاشرے میں عزت تو ہوتی ہے مگر ان کے پاس اتنا وافر روپیہ نہیں ہوتا کہ وہ زمانے کی آسائشوں سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہو سکیں۔

اس نظر کے بننے کا فائدہ اٹھائیں اور اپنے لیے بہتر سے بہتر عمل تیار کریں۔ اسی مقصد کے لیے ذیل میں ایک عمل دیا جا رہا ہے آپ اس کو اپنے استعمال میں لا کر اپنی جائز خواہشات کو پورا کر سکتے ہیں۔ عمل درج ذیل ہے۔

عمل کے لیے پاک صاف جگہ کا انتخاب کر لیں اور اپنے لیے نیا جوڑا سلوا لیں۔ یا اگر سلا ہوا عمدہ کپڑا موجود ہے تو اس سے بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔ سعد اعمال میں استعمال ہونے والی قلم اور زعفران کی سیاہی کا انتظام کر

یا اللہ — یا اللہ

وتعز	من تشاء	بیدک	الخیر	وارزقنا
من تشاء	بیدک	الخیر	والرزقنا	وانت
بیدک	الخیر	والرزقنا	وانت	خیر
الخیر	والرزقنا	وانت	خیر	الرازقین

لیں۔ عمل لکھنے کے لیے ان دونوں میں سے کسی ایک کی ساعت کا انتخاب کر لیں۔ اگر آپ کا مقصد دولت کا حصول ہے تو مشتری کا اور دوسری صورت میں شمس کا یعنی عزت و وقار میں اضافہ کے لیے۔ دوران عمل آپ نے سعد اعمال والا بخور جلائے رکھنا ہے۔ سعد اور نحس بخور کے بارے میں جاننے کے لیے آپ محترم خالد اسحاق راٹھور کی کتاب ''اُصول وقواعدِ عملیات'' سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ اوپر دیئے گئے نقش کو آپ کاغذ پر منقش کر لیں اور بعد از تیاری اس کو گلے میں پہن لیں۔ جب آپ عمل تیار کر چکیں تو پھر سات کلو چنے کی دال اور سات کلو گڑ بطور صدقہ دے دیں۔ اللہ نے چاہا تو جلد ہی آپ دیکھیں گے کہ کس طرح اللہ کے کرم و فضل سے آپ کے دل کی مراد بر آتی ہے۔

روٹھے لوگوں کو منانے کے لیے

زہرہ تثلیث مریخ

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر

تاریخ	16-12-2009	17-12-2009	18-12-2009
وقت	21:54	17:39	13:15

ازدواجی زندگی میں بعض اوقات ایسے لمحات آ جاتے ہیں جب زوجین کے مابین محبت اور کشش ختم سی ہو جاتی ہے اور ان کو اپنا رشتہ ایک بوجھ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ وقت اور مرحلہ بہت نازک ہوتا ہے کیونکہ شادی یا ازدواجی بندھن صرف دو انسانوں کے درمیان میں ہی نہیں ہوتا بلکہ اس بندھن کے ساتھ اور بہت سے بندھن جڑے ہوتے ہیں۔ ماں باپ' بہن بھائی اور اسی طرح اولاد بھی۔

اس وقت کے موثر استعمال سے ٹوٹے ہوئے رشتے کو ایک بار پھر محبت اور چاہت کی گرمی دی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو کسی کی محبت میں گرفتار ہیں مگر ان کو اپنی چاہت کا مناسب جواب نہیں ملتا تو وہ اصحاب بھی اس وقت کو بخوبی استعمال کر سکتے ہیں۔ درج ذیل عمل کو جو دو حصوں پر مشتمل ہے کو بنانے سے آپ اپنی چاہت کو پا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ زوجین کا آپس میں دوبارہ ملاپ اور ایک دوسرے کے لیے کشش پیدا کی جا سکتی ہے اگر یہ کہا جائے تو غیر مناسب نہ ہوگا کہ آپ کو اپنا گوہر مقصود آسانی سے مل جائے گا اور پھر اللہ پاک کی ذات بابرکات کی وجہ سے آپس میں محبت اتنی پیدا ہو جائے گی کہ ایک دوسرے کے بغیر رہ پانا ممکن نہ ہوگا۔ عمل درج ذیل ہے۔

پہلا عمل ایک آسان عمل ہے۔ ذیل میں بنے ہوئے نقش کو آپ بنا کر پہن لیں۔ آپ کے محبوب کے دل میں آپ کی کشش پیدا ہوگی اور وہ آپ کے پاس آنا چاہے گا۔

مگر وہ لوگ جو ذرا مشکل پسند واقع ہوتے ہیں۔ ان کے لیے ایک دوسرا عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ اس کو پہلے عمل کے دوسری طرف بنا کر استعمال میں لائیں تو زیادہ بہتر اور موثر نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ اس عمل کا استعمال اگر وہ اصحاب و خواتین کریں جن کو محبوب کی طرف سے سرد مہر رویے کا سامنا ہو تو زیادہ بہتر نتائج کا حصول ہوگا۔

پہلا عمل:

چال

۱۷	۵	۱۳	۲۱	۹
۱۱	۲۴	۷	۲۰	۳
۱۰	۱۸	۱	۱۴	۲۲
۴	۱۲	۱۹	۸	۱۶

مجربات خالد

یہ کتاب ان روحانی اعمال اور نقوش پر مشتمل ہے جو خالد اسحاق راٹھور کے ذاتی تجربے پر پورے اترے ہیں۔ یہ کتاب ایسے اعمال لیے ہوئے ہے جن کو استعمال کرنے کے لیے عملیات کے میدان میں زیادہ مہارت یا تجربے کی ضرورت نہیں ہے۔ قریباً تمام اعمال آسان اور عام فہم ہیں۔ اپنی افادیت کے حوالے سے یہ کتاب اس درجہ معتبر ہے کہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ عملیات کے علم سے نابلد افراد سے لے کر ماہرین عملیات تک کے لیے یہ زود اثر اور کامیاب اعمال لیے ہوئے ہے۔ جن کا مستند ہونا صاحب کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔

۲۳	۶	۲۵	۲	۱۵

یااللہ — جبرائیل — یااللہ

۲۰۱	۱۸۸	۱۹۶	۲۰۵	۱۹۲
۱۹۴	۲۰۸	۱۹۰	۲۰۴	۱۸۶
۱۹۳	۲۰۲	۱۸۴	۱۹۷	۲۰۶
۱۸۷	۱۹۵	۲۰۳	۱۹۱	۲۰۰
۲۰۷	۱۸۹	۲۰۹	۱۸۵	۱۹۸

اسرافیل — عزرائیل

۱۱۰ — ۱۱۰

نقش

دوسرا عمل:

یااللہ — ۷۸۶ — یااللہ

یاودود	یاباقی	یافتاح	یاجامع	یاسمیع
یاجامع	یاسمیع	یاودود	یاباقی	یافتاح
یاباقی	یافتاح	یاجامع	یاسمیع	یاودود
یاسمیع	یاودود	یاباقی	یافتاح	یاجامع
یافتاح	یاجامع	یاسمیع	یاودود	یاباقی

۱۱۰ — ۱۱۰





گلاب کے دوائی فائدے

حکیم راحت نسیم

دنیا میں پھولوں کی ہزاروں قسمیں ہوتی ہیں جو اپنی مخصوص خوشبو، بناوٹ اور جاذبیت کے باعث پہچانے جاتے ہیں۔ پھولوں کی قدر و قیمت، ان کی خوشبو، رنگت و شکل اور فوائد کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔ بعض پھول ایسے ہیں جن کو قدرت نے یہ تمام خصوصیات عطا فرمائی ہیں۔ یعنی خوب صورتی، دل کشی، جاذب نظر، خوشبودار ہونے کے علاوہ مختلف امراض کے لیے شفا بخش اجزا سے بھرپور ہوتے ہیں۔ انہی پھولوں میں سے ایک نمایاں پھول گل سرخ ہے جسے گلاب بھی کہا جاتا ہے۔

اس پودے کی خاردار شاخوں پر کھلے شوخ اور سرخ پتیوں سے مزین پھول فضاء کو معطر کرتے رہتے ہیں۔ قدرت کی شاہکار کاریگر شہد کی مکھی اس کے قیمتی اور صحت بخش گلوں سے رس چوس کر مہکتا اور مفید شہد تیار کرتی ہے۔

گل سرخ (گلاب) کا پودا ہمارے ہاں عام پایا جاتا ہے اور اپنی خوب صورتی کی وجہ سے ہر گھر کے لان اور باغ کے علاوہ نرسری میں بھی لگایا جاتا ہے جدید تحقیق کے نتیجے میں گل سرخ کی متعدد اقسام وجود میں آ گئی ہیں۔ یوں سرخ رنگ کے گلاب کے علاوہ دیگر کئی رنگوں کے گلاب بھی مل جاتے ہیں جن میں گلابی، سفید، گہرے پیلے رنگ سے لے کر سیاہی مائل تک کے گلاب شامل ہیں۔ تاہم ان میں گل سرخ جیسی مخصوص خوشبو نہیں ہوتی، اگر ہوتی بھی ہے تو برائے نام۔ البتہ یہ اقسام نرسریوں، باغ بغیچوں اور لانوں کی خوب صورتی میں ضرور اضافہ کرتی ہیں۔

ہماری طب کے حکمائے قدیم نے گل سرخ پر جو تحقیقی کام کیا ہے، اس کا ذکر طبی کتابوں میں موجود ہے۔ ان کے تحقیقی عمل نے شفائی اجزاء کے حامل اس پھول میں قدرت کے کئی سربستہ راز منکشف کیے ہیں۔ حکیم دیسقوریدوس، جالینوس، ابن بیطار، ابوبکر محمد بن زکریا رازی، بو علی سینا، علامہ نجم الغنی بھی اس کے افعال و خواص اور دوائی مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ گل سرخ امراض قلب کے لیے مفید ہوتا ہے، طبیعت کو فرحت بخشتا ہے، نظام ہضم کی اصلاح کرتا ہے، ورموں کی تحلیل کرتا ہے اور قبض کشا ہے۔ عضلات کے ریشوں میں سکیڑ پیدا کرتا ہے اور نقصان میں فائدہ دیتا ہے۔

گل سرخ کے چھوٹے چھوٹے بیج جنہیں گلاب کا زیرہ (زرودرہ کہتے ہیں)، دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ سکون آور ہوتے ہیں اور قلب کو فرحت بخشتے اور زخموں کو ٹھیک کرتے ہیں۔ یہ قابض ہونے کے باعث اسہال معدہ میں موثر ہوتے ہیں۔ گلاب کی پتیوں اور زیرے کو طب میں مختلف ادویہ کی شکل میں بطور عرق، معجون اور روغن وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔

عرق گلاب

تازہ گلاب سے عرق کشید کیا جاتا ہے، جسے عرق گلاب کہتے ہیں۔ یہ عرق آنکھ دکھنے کی شکایت میں دو دو قطرے وقفے وقفے سے ٹپکانے سے آرام آ جاتا ہے۔ حاملہ کو جی متلانے کی شکایت ہو تو یہ عرق نیم گرم، دو دو چمچے وقفے وقفے سے پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ قبض کی صورت میں آدھا کپ عرق پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دل کی طاقت اور فرحت کے لیے صبح نہار منہ آدھا کپ عرق پینا مفید ہوتا ہے۔ پینے کے علاوہ اس کی مالش چہرے کو شگفتہ اور تروتازہ رکھنے کی بہترین تدبیر ہوتی ہے۔ دل و دماغ اور معدے کو طاقت دیتا ہے۔ پیاس اور گھبراہٹ میں مفید ہے۔

گل قند

عام طور پر تازہ گلاب کے پھولوں سے بنایا جاتا ہے۔ اگر گل قند کو قند کے بجائے شہد میں بنایا جائے تو گل قند عسلی کہلاتا ہے۔ اس کو بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ گلاب کی تازہ پتیاں لے کر خوب صاف کر کے ان کے وزن سے ڈیڑھ گنا شہد، مصری یا چینی میں ملا دیا جائے۔ گل قند کو تام چینی، شیشے یا مٹی کے برتن میں رکھنا چاہیے۔ چند یوم دھوپ میں رکھیں اور ان میں دو تین بار تمام اجزاء کو باہم ملا دیا کریں۔ یہ گل قند آفتابی کہلاتا ہے اور تمام عمر کے افراد کے لیے قبض کے لیے مفید ہوتا ہے۔

گلِ سرخ کی پتیاں

سر میں درد کی شکایت کے لیے گل سرخ کی تازہ پتیوں کو پیس کر کنپٹیوں پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر مسوڑھے کمزور ہوں تو گل سرخ کی پتیوں کو جوش دے کر کلیاں کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دمے کی صورت میں گل سرخ کو پیس کر کھانے کے دو چمچے شربت بنفشہ کے ساتھ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مصر کی ملکہ قلوپطرہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ پُرسکون نیند کے گلاب کی پتیوں کا تکیہ استعمال کرتی تھی۔

گلِ سرخ کا زیرہ

گل سرخ کا زیرہ (زرورد) ہے۔ منہ آنا (قلاع) کی صورت میں پیس کر منہ میں چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دست کی صورت میں زرورد پانچ گرام پیس کر کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

قبض کا علاج

نظام ہضم کی خرابیوں میں ایک عام خرابی قبض ہے۔ اس حالت میں اجابت باقاعدگی سے نہیں ہوتی۔ قبض دیگر متعدد بیماریوں کا سبب بنتا ہے، کیونکہ اجابت نہ ہونے کی صورت میں معدے میں کچھ مادے پیدا ہوتے رہتے ہیں جو خون میں شامل ہو کر جسم کے تمام حصوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ ورم زائدہ، (اپنڈی سائٹس) گٹھیا، جوڑوں کا درد، ہائی بلڈ پریشر، موتیا اور سرطان ان بیماریوں میں سے چند ہیں جو دائمی قبض کے باعث لاحق ہو سکتی ہے۔

قبض کی عام علامت اجابت میں بے قاعدگی اور اس کے دوران مشکل یا تکلیف پیش آنا ہے۔ اس کے علاوہ زبان پر سفیدی جم جانا، سانس میں بُو پیدا ہو جانا، سر میں درد ہونا نیز پستی اور بے خوابی بھی قبض کی علامات میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ چند اور علامات بھی ہیں، جیسے بھوک میں کمی، سر چکرانا، آنکھوں کے گرد گہرے حلقے، متلی، منہ میں السر، کیل مہاسے، پیٹ بھرا بھرا محسوس ہونا، کبھی قبض اور کبھی اسہال شروع ہو جانا، دوالی رگیں، کمر کے حصے میں درد، تیزابیت سینے کی جلن۔

دائمی قبض کی خاص وجوہ میں ناقص غذا اور ناقص طرز زندگی شامل ہیں، مثلاً ناکافی پانی، گہری چائے اور کافی، صاف شدہ اور مرغن غذا جس میں سے حیاتین اور معدنیات نکل چکے ہیں، زیادہ گوشت خوری، غذا کو ناکافی چبانا، بسیار خوری اور کھانے پینے کی عادات اور طریقوں میں بے قاعدگی۔ یہ سب عوامل نظام ہضم کی کارکردگی کو بگاڑتے ہیں۔

قبض کو دور کرنے کے گھریلو طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں۔ روزانہ ایک امرود بیجوں سمیت کھائیے۔ اس کا ریشہ فضلے کو آنتوں میں آگے بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ قبض دور کرنے کے لیے انگور بھی بہت مفید ہے۔ ان میں پایا جانے والا خلوی مادہ، شکر اور اورگینک ایسڈز کا امتزاج قبض کشا ہوتا ہے۔ انگور آنتوں کی صفائی کے ساتھ معدے اور آنتوں کی حالت بہتر بنا کر دائمی قبض سے چھٹکارا دلانے میں مدد دیتا ہے۔ اس سلسلے میں روزانہ کم از کم ساڑھے تین سو گرام انگور کھائے جائیں۔ تازہ انگور میسر نہ ہو تو منقا کو چوبیس سے اڑتالیس گھنٹے پانی میں بھگو کر کھائیے۔ یہ صبح کھائے جائیں اور وہ پانی بھی پی لیا جائے جس میں انہیں بھگویا تھا۔

قبض کے علاج کے لیے سنگترہ بھی اہم ہے۔ رات کو سوتے وقت ایک دو سنگترے یا مالٹے، کینو کھانے اور پھر صبح اٹھ کر دو عدد اور کھا لینے سے قبض دور کرنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔

کچے پالک کے سو ملی لیٹر عرق میں اتنا ہی پانی ملا کر روزانہ دو بار پیا جائے تو قبض چند دن میں دور ہو جائے گی۔

ایک گلاس گرم پانی میں آدھا لیموں نچوڑیے اور اس میں آدھا چائے کا چمچہ نمک ملا کر پئیں یا پھر تانبے کی (قلعی شدہ) کیتلی میں یا تانبے کے کسی اور برتن میں رات بھر پانی رکھ کر اسے نہار منہ پئیں تو قبض دور کرنے میں مدد ملے گی۔

☆☆☆☆☆

زعفران

ڈاکٹر الطاف، شمع ناز

خصوصیت اور افادیت

زعفران Crocus Sativus کے جامنی پھولوں کے مادہ اجزاء Stigma سے حاصل ہوتا ہے جو کہ دنیا بھر میں استعمال ہونے والا سب سے مہنگا مصالحہ ہے۔ Crocus کا نام قدیم یونانی زبان میں Knakos تھا۔ اس پودے کا تعلق Irdaceae خاندان سے ہے۔ زعفران اردو زبان کا لفظ ہے جو کہ انگریزی میں Saffron کہلاتا ہے۔ یہ بارہویں صدی میں فرانسیسی زبان کے لفظ Safranum یا لاطینی Zaffarano اور عربی کے "الزعفران" سے نکلا ہے۔

زعفران کے کیمیاوی تجزیے سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں 150 خوشبودار مرکبات پائے جاتے ہیں جن میں Zeaxathin، B-Carotene، Lycopene اور Safaranal قابلِ ذکر ہیں۔ جبکہ زعفران کا سنہری زرد رنگ اس میں موجود Crocin کی وجہ سے ہے اور اس کا کڑوا ذائقہ Picrocorcin کی وجہ سے ہے۔ اس مرکب کا اہم جزو Safranal ہے۔

زعفران کی تاریخ انسانی تہذیب میں 4000 سال قبل سے ملتی ہے۔ یہ قدیم دور سے ہی مختلف خطہ ہائے ارض پر موجود تہذیبوں کی ثقافت کا اہم جزو رہا ہے اور یہ ہر دور میں قیمتی ترین فصل رہی ہے۔ زعفران ایک زرد رنگ کا مصالحہ ہے جو کہ پھولوں کے Stigma کو سکھا کر تیار کیا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق زعفران کے ایک لاکھ پچاس ہزار پھولوں کو سکھا کر ایک کلوگرام زعفران حاصل کیا جاتا ہے۔ اس ایک کلوگرام پیداوار کے لیے کم از کم 2000 مربع میٹر کا رقبہ درکار ہے۔ اس کے باوجود دنیا بھر میں زعفران کی پیداوار کا 80 فی صد سپین، ایران اور کشمیر میں کاشت ہوتا ہے اور یہ پیداوار تقریباً 300 ٹن سالانہ ہے۔

4000 سال سے زائد عرصے سے زعفران مذہبی وعملیاتی مقاصد کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔

زعفران اپنی دلفریب خوشبو اور ذائقہ کی وجہ سے مختلف پکوانوں کا حصہ رہا ہے۔ اس کے علاوہ زعفران کو اس کی ادویاتی خصوصیات کی بدولت آج سے 4000 سال قبل بھی تقریباً 90 اقسام کی بیماریوں کے علاج کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ قدیم مصری طبیب زعفران سے نظام انہضام کی بیماریوں کا علاج کرتے تھے جبکہ عراق میں اسے معدہ کے امراض کے علاوہ گردے کی بیماریوں، کھانسی اور زخموں کے اندمال کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

زعفران کے پھولوں سے عرق اور تیل بھی کشید کیا جاتا ہے۔ یورپ میں اس تیل کو Corcinum کہا جاتا ہے جو کہ بالوں کو خوشبودار بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یونان میں اس سے عطر، مرہم اور دوائیاں بنائی جاتی ہیں۔ اسے یہاں دیوتاؤں پر چڑھاوے چڑھانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ روایت قدیم بدھ مت اور جین مت کے پیروکاروں سے چلی آ رہی ہے۔

صدیوں سے روم میں بھی خوشبو کے لیے زعفران سے عطر کشید کیا جاتا رہا ہے۔ مصر کی مشہور ملکہ قلوپطرہ جلد کی رنگت خوبصورت، ملائم اور خوشبودار بنانے کے لیے زعفران کو گرم پانی میں شامل کر کے غسل کیا کرتی تھی اور ایران کا بادشاہ سکندر اعظم اپنے زخموں کے اندمال کے لیے زعفران کو پانی میں ملا کر غسل کیا کرتا تھا۔ ایران میں زعفران خوشبو کے لیے بادشاہوں کے قالین اور کفن میں بُنا جاتا تھا۔ آج کل اسے کپڑا رنگنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مختلف یورپی ممالک میں Sea food اور کیک میں زعفران شامل کیا جاتا ہے۔ ایشائی و ہندی پکوان بالخصوص بریانی اور زردے میں زعفران بطور رنگ اور خوشبو ملایا جاتا ہے۔ مٹھائیوں، رس ملائی اور کھیر میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ جرمنی میں کیک، نوڈلز، مرغی اور مچھلی کے پکوان میں ذائقے اور خوشبو کے لیے شامل کیا جاتا ہے۔

جدید ریسرچ کے مطابق زعفران کینسر، دمہ، چیچک، معیادی بخار، نزلہ، زکام، سانس کی نالیوں کی انفیکشن، کھانسی اور آنکھوں کی بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بطور تریاق بھی مفید ہے۔ اکثر حکیم حضرات بھی زعفران کا اپنی دواؤں میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

پھلوں اور سبزیوں سے علاج

دور جدید میں جہاں دوسرے بہت سے شعبوں میں ترقی ہوئی ہے وہاں طب کے میدان میں بھی انقلاب برپا ہوا ہے۔ اب بیماریوں کا علاج جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے کیا جارہا ہے۔ طب کے میدان میں نئے نئے رجحانات سامنے آ رہے ہیں۔ انہی رجحانات میں سے ایک روزمرہ کی غذاؤں سے علاج بھی شامل ہے۔ غذا ہمیں جسم کے تمام افعال سرانجام دینے کے لیے توانائی فراہم کرتی ہے۔ غذا نہ صرف ذائقہ دار ہوتی ہے بلکہ غذائیت سے بھرپور بھی ہوتی ہے۔ جسمانی نشوونما اور کام سرانجام دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم غذا میں موجود غذائی اجزا کے تناسب اور مقدار سے پوری طرح واقف ہوں تاکہ نہ



صرف تندرست وتوانا رہیں، بلکہ بیماریوں سے بھی محفوظ رہیں۔

ماہرین کے نزدیک متوازن غذا وہی ہے جس میں غذائی لحمیات، نشاستہ، کاربوہائیڈریٹ اور وٹامنز متناسب مقدار میں موجود ہوں۔ ایسی غذا ''مثالی غذا'' کہلاتی ہے۔ صحت بخش اور غذائیت سے بھرپور غذا کے استعمال سے ہم اپنی صحت کو دوسروں کے لیے قابل رشک بنا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس بات سے پوری طرح آگاہ ہوں کہ جو پھل اور سبزیاں ہم استعمال کر رہے ہیں وہ غذائیت سے بھرپور ہیں۔

اچھی اور صحت بخش غذا نہ صرف ہمیں جسمانی قوت وتوانائی بخشتی ہے بلکہ ذہنی سکون بھی فراہم کرتی ہے۔ بعض اوقات ناقص اور غیر معیاری غذا ہماری صحت پر بُرے اثرات ڈالتی ہے جس سے ہم مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور لاغر بیمار اور کمزور نظر آتے ہیں۔ انسانی جسم اس وقت ہی بیمار پڑتا ہے جب خوراک خالص نہ ہو یا پھر اس میں غذائی اجزاء متناسب مقدار میں موجود نہ ہوں۔

جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہماری روزمرہ کی خوراک میں بہت سے ایسے غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں جو بیماریوں کے خلاف تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ ماہرین کی آراء کے مطابق زرعی اجناس جیسے مکئی، جو، گندم، باجرہ اور دالیں جسم میں کولیسٹرول کی مقدار کم کرتی ہیں۔ طبی ماہرین مٹاپے کے مریضوں کو زیادہ تر زرعی اجناس کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں تاکہ وزن کم کیا جا سکے۔

جدید تحقیق کے مطابق ٹماٹر ایک ایسا پھل ہے جو کھانوں میں سبزی کے طور پر استعمال ہوتا ہے

> لہسن نہ صرف جسم میں کولیسٹرول کی مقدار کو گھٹاتا ہے بلکہ کینسر اور دوسرے موذی امراض سے بھی بچاتا ہے۔ لہسن کا تیل نہ صرف پانی میں حل ہو جاتا ہے بلکہ کینسر سے بچاؤ کے لیے اب اس کا استعمال مختلف ادویات میں کیا جا رہا ہے۔

۔ ٹماٹر جسم میں مثانے کے غدود کو بڑھنے سے نہ صرف روکتا ہے بلکہ مثانے کے کینسر سے بھی بچاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر ہفتے میں 10 سے 12 مرتبہ ٹماٹر یا اس سے بنی ہوئی چیزیں کھائی جائیں تو مثانے کے کینسر سے بچا جا سکتا ہے۔

ماہرین طب نے لہسن کو مفید جڑی بوٹی قرار دیا ہے۔ لہسن نہ صرف جسم میں کولیسٹرول کی مقدار کو گھٹاتا ہے بلکہ کینسر اور دوسرے موذی امراض سے بھی بچاتا ہے۔ لہسن کا تیل نہ صرف پانی میں حل ہو جاتا ہے بلکہ کینسر سے بچاؤ کے لیے اب اس کا استعمال مختلف ادویات میں کیا جا رہا ہے۔

بہت سی ایسی جسمانی بیماریاں جو جسمانی نشو و نما میں رکاوٹ بنتی ہیں جیسے قد کا نہ بڑھنا، اندھا پن، ذہنی نشو و نما کا رک جانا وغیرہ، رس دار پھلوں کا استعمال ان بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بڑھاتا ہے۔ مالٹا، سنگترہ، تربوز، انگور، سیب ایسے پھل ہیں جن میں یہ وٹامن ای اور سی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ رس دار پھل جسمانی نشو و نما میں بہت مددگار ہوتے ہیں۔

مکھن، دودھ، پنیر، جسمانی نشو و نما کے لیے نہایت اہم اجزا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈیری مصنوعات جسم کو طاقت اور قوت بخشتی ہیں۔ ان میں کیلشیم اور پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ ڈیری مصنوعات بچوں کی ہڈیوں کو مضبوط بناتی ہیں۔ ان کی کمی سے بچوں میں ہڈیوں کی نشو و نما صحیح نہیں ہو پاتی، جس سے ان کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ ڈیری مصنوعات کے استعمال سے بڑی آنت کے کینسر سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

کھانا کبھی بھی اچھا یا بُرا نہیں ہوتا بلکہ ہماری خوراک متوازن یا غیر متوازن ہو سکتی ہے جبکہ ناقص اور غیر متوازن غذا ہماری طرز زندگی کو بُری طرح متاثر کرتی ہے اور جسمانی کمزوری، ذہنی دباؤ اور دوسری بُری عادت جیسے سگریٹ نوشی و نشہ جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو کر ہم زندگی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنی خوراک میں صحت بخش اجناس، پھل و سبزیاں اور ڈیری مصنوعات کا استعمال کریں تا کہ ہم صحت مند اور تندرست رہیں۔

☆☆☆☆☆



مکھن، دودھ، پنیر، جسمانی نشو و نما کے لیے نہایت اہم اجزا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈیری مصنوعات جسم کو طاقت اور قوت بخشتی ہیں۔ ان میں کیلشیم اور پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ ڈیری مصنوعات بچوں کی ہڈیوں کو مضبوط بناتی ہیں۔ ان کی کمی سے بچوں میں ہڈیوں کی نشو و نما صحیح نہیں ہو پاتی، جس سے ان کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ ڈیری مصنوعات کے استعمال سے بڑی آنت کے کینسر سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

قسط 7

طب نبوی

درد سر اور فساد خون کا علاج

علاج:

بخاری و مسلم میں اس مضمون کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اپنے دونوں مونڈھوں پر اور گدی میں، اور بعض روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں پچھنے لگوائے کیونکہ آپ کے سر میں درد تھا اور بعض روایات میں شقیقہ کا لفظ آیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ پچھنے لگوانا دواؤں سے بہتر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں معراج کی رات ایک فرشتے پر گذرا تو اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو پچھنے لگوانے کا حکم دو۔

> "طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" صحت و علاج کے حوالے سے ایک خاص اور نمایاں موضوع ہے۔ مضامین کا یہ سلسلہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے راہنمائی کرے گا۔

فائدہ:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ مقصد اس جگہ سے خون نکلوانا ہے چاہے فصد کے ذریعہ ہو یا پچھنے لگوانے کے ذریعہ۔ تمام اطباء اس کے قائل ہیں کہ فصد سے پچھنے لگوانا گرم شہروں میں افضل ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ امراضِ دموی میں خون نکلوانا مفید ہے اور صداع وشقیقہ کے لیے بھی بہت فائدہ کرتا ہے۔ شقیقہ آدھے سر کے درد کو کہتے ہیں اور سارے سر کے درد کو داء البیضہ کہا جاتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ چالیس سال کی عمر تک جس شخص کو خون نکلوانے کی عادت نہ ہو تو اس کے بعد خون نکلوانے کی عادت نہ ڈالے۔ شرعۃ السلام میں ہے کہ خون نکلوانا سنت ہے اور ہر مرض کے لیے مفید ہے۔ نہار منہ خون نکلوانے میں شفاء ہے اور پیٹ بھرے پر مضر صحت ہے۔ بستان میں ہے کہ زیادہ گرمی اور زیادہ سردی میں خون لینا اچھا نہیں ہے۔ خون نکلوانے کے لیے سب سے بہتر ربیع کا موسم ہے۔ لیکن ضرورت کے وقت کسی بھی موسم میں مفید ہے۔ تاریخ کے حساب سے سترہ (۱۷)، انیس (۱۹) اور اکیس (۲۱) اور دونوں کے حساب سے پیر، منگل اور جمعرات بہتر ہیں۔ اگر کوئی شخص سنیچر اور بدھ کو خون لے اور اس کو کوئی مرض ہو جائے تو ملامت نہ کرے۔ میرے خیال میں اور بعض کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ ان دنوں میں خون جوش میں ہوتا ہے اسی لیے رحمت عالم ﷺ نے اپنے امت کو ان دنوں میں خون نکلوانے سے منع کیا ہے۔ اگر تاریخ اور دن حدیث کے موافق برابر ہو جائیں تو سال بھر کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ شرعۃ الاسلام میں ہے کہ پچھنے سر میں لگوانا ان سات امراض میں شفاء ہے "جنون، جذام، برص، آدھر نگ، دانتوں کا درد، آنکھوں کا غبار اور سر کا درد"۔

فائدہ:

علماء نے لکھا ہے کہ سر کا درد کبھی گرمی اور کبھی سردی سے اور کبھی بخار سے کبھی صحبت سے کبھی بولنے سے ان سب وجوہ میں خون نکلوانا مفید ہے۔ ابوداؤد کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چوٹ کی وجہ سے سر ین مبارک پر پچھنے لگوائے۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ستر کھولنا جائز ہے،

کیونکہ سرین ستر میں داخل ہیں، اطباء کا خیال ہے کہ صدغین (یعنی کنپٹی) پر پچھنے لگوانا مندرجہ ذیل امراض میں مفید ہے۔ سر کا مرض، کانوں کا مرض، ناک اور منہ کے امراض، دانتوں کا مرض، آنکھوں کا مرض۔

خون نکلوانے کے بعد تین روز تک جماع کرنے، حمام کرنے، پڑھنے سواری زیادہ حرکت کرنے سے پرہیز کرے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سنیچر اور بدھ کو پچھنے لگوائے اور اس کو برص ہو جائے، وہ ملامت نہ کرے، کیونکہ وہ اس کو اپنی بداعتدالی کی وجہ سے ہوا۔

فائدہ:

جو رگیں فصد لگوانے کے قابل ہیں وہ چھ (٦) ہیں:-

1- قیفال یونانی زبان میں کنارہ کو کہتے ہیں، اور یہ رگ چونکہ ہاتھ کے کنارے پر ہوتی ہے اس لیے اس کو قیفال کہا جاتا ہے۔

2- اکحل، بازو کے درمیان اونچی جگہ پر ہوتی ہے۔ اکحل یونانی زبان میں ملی ہوئی چیز کو کہتے ہیں، کیونکہ یہ رگ قیفال اور باسلیق سے ملی ہوتی ہے۔ اس لیے اس کا یہ نام ہے۔

3- باسلیق، یہ رگ جگر سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی فصد اعضاء رئیسہ کے لیے مفید ہے۔ سلیق یونانی زبان میں بادشاہ کو کہتے ہیں۔

4- ابطی ہے۔ یہ رگ بغل کے نیچے سے آتی ہے۔

5- حبل الذراع ہے، یہ قیفال کے اوپر ہوتی ہے۔

6- اسیلم ہے، یہ خنصر بنصر کے درمیان ظاہر ہے۔ پاؤں کی رگیں تین ہیں:-

(۱) مابض، یہ زانو کے نیچے ہوتی ہے۔

(۲) عرق النساء

(۳) صافن جو لوگ ان رگوں کی تحقیق کرنا چاہیں وہ طب کی کتاب دیکھ سکتے ہیں، یہاں پر چونکہ طب نبوی ﷺ کا بیان ہو رہا ہے اس لیے یہ تفصیلات ترک کی جا رہی ہیں۔

عرق النساء کے درد کا علاج

علاج:

صاحب سفر السعادۃ نے حضرت انسؓ ابن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرق النساء کا علاج عربی بکری سے کرنا چاہیے (اس کا طریقہ یہ ہے کہ عربی بکری کو پکایا جائے اور اس کے کئی حصے کیے جائیں پھر ایک حصہ ہر روز نہار منہ استعمال کیا جائے۔

فائدہ:

بکری کے سرین کا گوشت لے کر اس کی یخنی بنائی جائے اور تین روز نہار منہ اس کو پیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ درد کو فائدہ ہو گا۔ عرق النساء ایک رگ کا نام ہے جو سرین سے کعب تک لمبی ہوتی ہے۔ اس کا درد اس قدر شدید ہو جاتا ہے کہ آدمی تکلیف کے علاوہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اس لیے اس کو عرق النساء کہا جاتا ہے۔



قبض کا علاج اور سناء کے خواص

علاج:

سفر السعادۃ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیسؓ سے پوچھا کہ تم کو جب اسہال کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا چیز استعمال کرتی ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ شبرم استعمال کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو بہت گرم ہے۔ اسماءؓ نے کہا کہ سناء بھی استعمال کرتی ہوں۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موت کی کوئی دوا ہوتی تو وہ سنا ہی ہوتی۔

فائدہ:

سرزمین حجاز میں ایک گھاس ہوتی ہے، شبرم اسی کا نام ہے۔ یہ گھاس چوتھے درجے میں گرم ہوتی ہے۔ ایسی دواؤں کا استعمال اسہال کے لیے مفید نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اے لوگو سناء اور سوٹ کو اختیار کرو،

کیونکہ دونوں دواؤں میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ سوائے موت کے۔ سوٹ کے متعلق آٹھ اقوال ہیں، لیکن صحیح یہ ہے کہ شہد کو کہتے ہیں کیونکہ سنا اور شہد اسہال کے لیے دونوں بے نظیر ہیں۔ شہد کے خواص اور فوائد اوپر گذر چکے ہیں، سناء کے فوائد یہ ہیں کہ سناء سب سے عمدہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ دست آور ہے بلغمی اور سوداوی امراض کے لیے بہت مفید ہے۔ جلے ہوئے اخلاط کے لیے مفید ہے۔ دماغ اور جلد کی صفائی کرتی ہے۔ سوداوی امراض میں بھی بے نظیر ہے، جنون، مرگی، آدھے سر کا درد، پورے سر کے درد کو دُور کرتی ہے اور قلب کے لیے تقویت کا باعث ہے۔



عام امراض کا کلونجی سے علاج

علاج:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کلونجی سوائے موت کے ہر مرض کی دوا ہے۔

فائدہ:

جالینوس کا قول ہے کہ کلونجی نفخ اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے، اور اس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں، جوش دے کر سہ پہر میں لگانے سے زکام کو فائدہ دیتی ہے، اور اگر خشکی کی وجہ سے بدن پر سے پڑیاں سی اترتی ہوں تو اس کا کھانا بہت مفید ہے۔ اگر بدن پر تل ہو جائیں تو اس کے لگانے سے جلد صاف ہو جاتی ہے، حیض اگر بند ہو تو اس کو جاری کرتا ہے، لیپ کرنے سے سر کا درد دفع ہو جاتا ہے، پھوڑے پھنسی کو پھوڑ کر فائدہ کرتی ہے، سرکہ میں ملا کر کھانے سے بلغمی ورم دور ہو جاتا ہے اور روغن ایرسا میں ملا کر سونگھنے سے آنکھوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ اس کا کھانا سانس پھولنے کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کی کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد رفع ہو جاتا ہے۔ اس کے کھانے سے پیشاب جاری ہو جاتی ہے۔ گھر میں دھونی دینے سے مچھر کھٹمل غائب ہو جاتے ہیں۔

کلونجی کے مزید خواص

بعض علماء نے لکھا ہے کہ کلونجی سوداوی اور بلغمی بخار کو دور کرتی ہے کدو دانے ہلاک کرتی ہے اور اگر اس کی پوٹلی بنا کر زکام والے کے گلے میں ڈال دیں تو زکام جاتا رہتا ہے۔ چوتھیا بخار کے لیے شفا بخش ہے۔ کسی عورت کا دودھ خشک ہو تو اس کے کھانے سے دودھ جاری ہو جاتا ہے۔ معدے کی رطوبات کو خشک کرتی ہے اور ماؤوں کو پکا دیتی ہے اور حمل ساقط کرتی ہے۔

ریحی قولنج کے لیے مفید ہے۔ استسقاء اور تلی کے لیے فائدہ بخش ہے۔ روغن زیتون کے ساتھ اس کو ہمیشہ استعمال کرنے سے رنگ سرخ کرتی ہے اور سرکہ کے ساتھ کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ سکنجبین کے ساتھ کھانے سے چوتھیا اور بلغمی بخار جاتا رہتا ہے۔ شہد کے ساتھ کھانے سے گردہ کی پتھری نکالتی ہے۔ اس کو جلا کر کھایا جائے تو بواسیر کے لیے مفید ہے اور اگر سخت قسم کا ورم ہو جائے تو شیر خوار بچے کے پیشاب میں ملا کر کلونجی کا لیپ کیا جائے تو ورم تحلیل ہو جاتا ہے، سرکہ میں ملا کر برص پر لگائے تو برص اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر فوطہ سوج گیا ہو تو سرکہ میں ملا کر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور اندرائن کے پانی میں ملا کر ناف پر لیپ کرنے سے کدو دانے مر جاتے ہیں۔ سر کے بال بھورے ہو کر جھڑنے لگیں تو مہندی کے پانی میں ملا کر لگانے سے بال مضبوط ہو جاتے ہیں، گلاب میں ملا کر لگایا جائے تو سوداوی زخم کے لیے مفید ہے۔ روغن زیتون میں ملا کر قضیب پر لگایا جائے تو قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے اور قتادہؒ فرماتے ہیں کہ اگر کلونجی کے اکیس دانے لے کر اور کپڑے میں باندھ کر پانی میں جوش دے کر پہلے روز داہنے نتھنے میں دو قطرے ٹپکائے اور بائیں میں ایک قطرہ، اسی طرح تین روز تک جو شخص عمل کرے گا، تو دماغ کے امراض سے محفوظ رہے گا۔ اسی لیے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوائے موت کے کلونجی میں ہر مرض سے شفا ہے۔

جاری ہے........